حرام و حلال

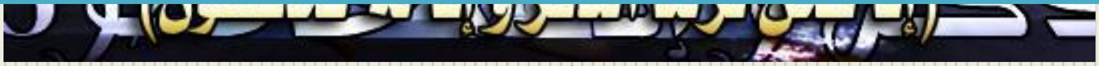

حصہ اول

November 14, 2012

محمد حنیف

مسلم ممالک میں عموماً اور غیر مسلم ممالک میں رہائش پذیر مسلمانوں میں خصوصاًیہ سوال نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ اللہ تعالٰی نے جان دار مخلوق میں ہمارے لیے کسے حلال اور کسے حرام قرار دیا ہے۔۔ اگر اس سوال کا جواب دورِ حاظر کے علماء سے حاصل کیا جائے تو وہ روایات اور تفاسیر کی بنیاد پر ایک قلیل تعداد میں ان جانداروں کی حلت اور حرمت سے آگاہ کر پاتے ہیں کہ جو عمومی طور پر ہمارے اسلامی ممالک میں پائے جاتے ہیں۔۔ جب ان سے یہ استفسار کیا جاتا ہے کہ اللہ کا دین اسلام قیامت تک کے آخری انسان اور دنیا میں موجود تمام انسانوں کی راہنمائی کا دعوے دار ہے تو کچھ جاندار، مثلاً آسٹریلیا کا کنگرو، سائبیریا کا کارینڈیز، جنوبی امریکہ کا جاگور، الاما، وغیرہ کے متعلق روایات یا تفاسیر میں کیا احکامات ہیں تو کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملتا۔۔ دوسری طرف ایسے احباب بھی ہیں کہ جن کے نکتہ نظر کے مطابق سوائے چار اشیاء کے سب جاندار حلال ہیں۔۔ میری ناقص رائے میں یہ تصور درست نہیں۔۔

آیئے قرآن کریم سے اس حوالے سے جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔۔

ہمارا مشاہدہ ہے، کہ اس کائنات میں دو طرح کے جاندار بستے ہیں۔۔

1 - بری جاندار

ان میں چار طرح کے جاندار پائے جاتے ہیں۔۔

ا۔۔درندے، ۲۔۔۔چرندے، ۳۔۔پرندے۔۔، ۴۔۔۔زیر زمین بسنے والے کیڑے مکوڑے

2 - آبی جاندار

ان میں تمام سمندری اور دریائی مخلوق شامل ہے

اب دیکھیں کہ ان بری جانداروں کے حوالے سے اللہ کریم کا فرمان کیا ہے۔۔۔ فرمایا۔۔

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ ۖ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
[٢٤:٤٥]

اور اللہ نے ہر چلنے پھرنے والے (جاندار) کی پیدائش (کی کیمیائی ابتداء) پانی سے فرمائی، پھر ان میں سے بعض وہ ہوئے جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور ان میں سے بعض وہ ہوئے جو دو پاؤں پر چلتے ہیں، اور ان میں سے بعض وہ ہوئے جو چار (پیروں) پر چلتے ہیں، اللہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا رہتا ہے، بیشک اللہ ہر چیز پر بڑا قادر ہے، [طاہر القادری]

آیت مذکورہ میں تین اقسام کے جانداروں کے متعلق بیان فرمایا۔۔

1 - وہ جو پیٹ کے بل چلتے ہیں۔۔ مثلاً سانپ، کینچوا، اور اس نوع کے جاندار

2 - وہ جو دو پاؤں پر چلتے ہیں۔۔ مثلاً انسان اور پرندے

3 - وہ جو چار پاؤں پر چلتے ہیں۔۔۔ مثلاً گائے، اونٹ، کتا، بلی، گدھا، گھوڑا وغیرہ۔۔

پہلے ہم ان چار پاؤں پر چلنے والے جانداروں کے حوالے سے جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ چوپائے مزید دو واضح اقسام میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے۔۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ [٥:٤]

پیغمبر یہ تم سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے تو کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور جو کچھ

تم نے شکاری کتوں کو سکھار کھا ہے اور خدائی تعلیم میں سے کچھ ان کے حوالہ کر دیا ہے تو جو کچھ وہ پکڑ کے لائیں اسے کھالو اور اس پر نام خدا ضرور لو اور اللہ سے ڈرو کہ وہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے[سید ذیشان حیدر جوادی]

آیت مذکورہ میں ان چوپایوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔۔

۱۔ شکاری

انھیں قرآن ایک مخصوص نام سے پکارتا ہے۔۔ **"الجوارح"**

ان کتوں کو جو ہم نے اس مقصد کے لیے سدھائے ہوئے ہوتے ہیں، قرآن "الجوارح" کہتا ہے۔۔ اور اس شکار کو حلال قرار دیتا ہے جو یہ کر کے لائیں۔۔ البتہ اس شرط کے ساتھ کہ ان جانداروں پر اللہ کا نام لے لیا جائے۔۔ ان چوپایوں کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ صرف گوشت کھاتے ہیں۔۔ اور یہ بھوک سے مر جائیں گے مگر کسی بھی حالت میں نباتات کو منہ نہیں لگائیں گے۔

۲۔ شکار

انھیں قرآن ایک مخصوص نام سے پکارتا ہے۔۔ **"الانعام"**

یہ وہ چوپائے ہیں کہ جو صرف اور صرف نباتات کھاتے ہیں۔۔ یہ بھوک سے مر جائیں گے مگر کبھی بھی گوشت کی طرف نگاہ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گے۔۔ چنانچہ ارشاد باری تعالٰی ھے۔۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّن نَّبَاتٍ شَتَّىٰ [٢٠:٥٣]

كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ [٢٠:٥٤]

جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لیے اس میں راستے بنائے اور آسمان سے پانی نازل کیا پھر ہم نے اس میں طرح طرح کی مختلف سبزیاں نکالیں۔۔۔ کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ بے شک اس میں عقل والوں

کے لیے نشانیاں ہیں۔ترجمہ جناب احمد علی صاحب

آیت مذکورہ میں ان چوپایوں کو جو زمین سے نکلنے والی مختلف اقسام کی سبزیاں کھاتے ھیں، انعام کہا گیا ھے۔۔مزید فرمایا۔۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ [٣٢:٢٧]

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم پانی کو بنجَر زمین کی طرف بہالے جاتے ہیں، پھر ہم اس سے کھیت نکالتے ہیں جس سے ان کے چوپائے (بھی) کھاتے ہیں اور وہ خود بھی کھاتے ہیں، تو کیا وہ دیکھتے نہیں ہیں، [طاہر القادری]

اس آیت مبارکہ میں بھی ان جانداروں کو جو زمین سے نکلنے والی کھیتی کو کھاتے ھیں انعام کہا گیا ھے۔۔۔نیز فرمایا۔۔۔

فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ [٨٠:٢٤]

پس انسان کو چاہیے کہ اپنی غذا کی طرف دیکھے (اور غور کرے)، [طاہر القادری]

أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا [٨٠:٢٥]

بیشک ہم نے خوب زور سے پانی برسایا، [طاہر القادری]

ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا [٨٠:٢٦]

پھر ہم نے زمین کو پھاڑ کر چیر ڈالا، [طاہر القادری]

فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا [٨٠:٢٧]

پھر ہم نے اس میں اناج اگایا، [طاہر القادری]

وَعِنَبًا وَقَضْبًا [٨٠:٢٨]

اور انگور اور ترکاری، [طاہر القادری]

وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا [٨٠:٢٩]

اور زیتون اور کھجور، [طاہر القادری]

وَحَدَائِقَ غُلْبًا [٨٠:٣٠]

اور گھنے گھنے باغات، [طاہر القادری]

وَفَاكِهَةً وَأَبًّا [٨٠:٣١]

اور (طرح طرح کے) پھل میوے اور (جانوروں کا) چارہ، [طاہر القادری]

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ [٨٠:٣٢]

خود تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لئے متاعِ (زیست)، [طاہر القادری

آیات بالا سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ وہ چوپائے جو زمین سے چارہ کھاتے هیں قرآن انھیں انعام کہتا ہے۔۔۔

چنانچہ زمین کے اوپر چلنے والے چوپایوں کی دو اقسام ہمارے سامنے آتی ہیں۔

ا۔۔ الجوارح وہ جاندار کہ جو صرف گوشت خور ہیں اور سبزہ نہیں کھاتے

ان میں کتا، بلی، شیر، چیتا، وغیرہ شامل ہیں۔

۲۔۔ الانعام وہ جاندار کہ جو صرف سبزہ کھاتے ہیں اور گوشت نہیں کھاتے

ان میں اونٹ، گائے، بکرا، گھوڑا، گدھا، سور وغیرہ شامل ہیں۔۔۔ یہ تمام چوپائے سبزہ کھاتے ہیں۔

اب ان چوپایوں میں سے انعام کی مزید دو اقسام قرآن بیان کرتا ہے۔

ا۔ بهيمة الانعام

۲۔ غير بهيمة الانعام

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ [٥:١]

اے ایمان والو! اپنے اقراروں کو پورا کرو۔ تمہارے لیے چارپائے جانور (جو چرنے والے ہیں) حلال کر دیئے گئے ہیں۔ بجز ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں مگر احرام (حج) میں شکار کو حلال نہ جاننا۔ خدا جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے [فتح محمد جالندہری]

آیت مذکورہ میں اللہ کریم نے صرف چوپایوں کی وہ قسم حلال فرمائی ہے کہ جو بہیمۃ الانعام میں داخل ہے۔۔ چنانچہ اس مرحلے پر یہ بات تو بلکل واضح ہو جاتی ہے کہ ایسے تمام چوپائے کہ جو سبزہ خور نہیں ہیں وہ کسی بھی حالت میں حلال نہیں۔۔۔یعنی انعام حلال ہیں۔۔۔۔الجوارح حلال نہیں ہیں۔۔۔۔اور انعام میں بھی وہ ہی چوپائے حلال ہیں جو بہیمہ ہوں۔۔

یوں تو لفظ بہیمہ کا ترجمہ لغت کی رو سے اونٹ، گائے، بکری، اور ان کی اولاد کیا گیا ہے۔۔ لیکن اس کا لفظی مطلب باہم، ملتے جلتے ہوتے ہیں۔۔۔یعنی ایسے سبزہ خور چوپائے کہ جو باہم ملتے جلتے ہوں۔۔ چنانچہ اللہ نے ان میں سے کچھ چوپائے کہ جو بہیمۃ الانعام میں شامل ہیں اس کا ذکر اس طرح فرمایا ہے۔۔

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ [٦:١٤٢]

پھر وہی ہے جس نے مویشیوں میں سے وہ جانور بھی پیدا کیے جن سے سواری و بار برداری کا کام لیا جاتا ہے اور وہ بھی جو کھانے اور بچھانے کے کام آتے ہیں کھاؤ اُن چیزوں میں سے جو اللہ نے تمہیں بخشی ہیں اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے [ابوالاعلی مودودی]

ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ ۖ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ [٦:١٤٣]

یہ آٹھ نر و مادہ ہیں، دو بھیڑ کی قسم سے اور دو بکری کی قسم سے، اے محمدؐ! ان سے پوچھو کہ اللہ نے اُن کے نر حرام کیے ہیں یا مادہ، یا وہ بچے جو بھیڑوں اور بکریوں کے پیٹ میں ہوں؟ ٹھیک ٹھیک علم کے ساتھ مجھے بتاؤ اگر تم سچے ہو[ابو الا علی مودودی]

وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ [٦:١٤٤]

اور اسی طرح دو اونٹ کی قسم سے ہیں اور دو گائے کی قسم سے پوچھو، اِن کے نر اللہ نے حرام کیے ہیں یا مادہ، یا وہ بچے جو اونٹنی اور گائے کے پیٹ میں ہوں؟ کیا تم اُس وقت حاضر تھے جب اللہ نے ان کے حرام ہونے کا حکم تمہیں دیا تھا؟ پھر اُس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو اللہ کی طرف منسوب کر کے جھوٹی بات کہے تا کہ علم کے بغیر لوگوں کی غلط راہ نمائی کرے یقیناً اللہ ایسے ظالموں کو راہ راست نہیں دکھاتا[ابو الا علی مودودی]

آیت مذکورہ میں اللہ ان انعام میں دو اقسام کی خود ہی وضاحت فرمادی۔۔۔ کہ ایک قسم وہ ہے کہ جو ہے تو انعام یعنی سبزہ خور۔۔۔ مگر وہ بہیمۃ الانعام نہیں ہیں۔۔ چنانچہ یہ صرف سواری کے لیے ہیں۔۔ جیسے گھوڑا، گدھا، خچر وغیرہ یہ چوپائے باربرداری کے لیے مخصوص ہیں۔

جبکہ وہ چوپائے کہ جو بہیمۃ الانعام میں شامل ہیں۔۔ ان کی آٹھ اقسام گنوادیں۔۔۔ یعنی، اونٹ نر اور مادہ، گائے نر اور مادہ، بھیڑ نر اور مادہ، اور بکری نر اور مادہ۔۔۔ یہ مذکورہ بالا آٹھوں اقسام تو یقیناً بہیمۃ الانعام میں شامل ہیں۔۔ کیونکہ انھیں کھانے کا واضح حکم دیا گیا ہے۔

جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ بہیمۃ الانعام سے مراد ایسے چوپائے ہیں کہ جو سبزہ کھاتے ہوں اور ایک دوسرے سے باہم ملتے جلتے ہوں۔۔۔ چنانچہ مشاہدے کی بنیاد پر ہم ان آٹھوں چوپایوں میں جو چیزیں باہم مشترک پاتے ہیں۔۔۔ وہ

یہ ہیں۔۔

۱۔ ان تمام چوپایوں کو اللہ نے دو معدے عطا کیے ہیں۔۔اس وجہ سے یہ چوپائے جب کھانا شروع کرتے ہیں تو جلدی جلدی اپنی حسب ضرورت گھاس بغیر چبائے نگلتے چلے جاتے ہیں۔۔جو ان کے اوپر والے معدے میں جمع ہوتا رہتا ہے۔اور پھر کہیں آرام سے بیٹھ کر یہ اس خوراک کو دوبارہ منہ میں لا کر ایک مخصوص عمل شروع کر دیتے ہیں جسے ہم جگالی کہتے ہیں۔اس طرح یہ اپنی خوراک کو آہستہ آہستہ چبا چبا کر اپنے دوسرے معدے میں منتقل کرتے چلے جاتے ہیں۔

۲۔ اس عمل یعنی جگالی، کی وجہ سے قدرت نے ان تمام چوپایوں کو اوپر کے جبڑے میں آگے کے دانت نہیں دیے۔۔۔کیوں کہ اس کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

چنانچہ قرآن کریم کی آیات اور مشاہدے کی رو سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بہیمۃ الانعام وہ چوپائے ہیں کہ جو سبزہ خور ہوتے ہیں۔۔۔جن کے دو معدے ہوتے ہیں اور جن کے اوپر والے جبڑے میں آگے کے دانت نہیں ہوتے۔۔

چنانچہ اس اصول کی بنیاد پر گھوڑا، گدھا، خچر، سور وغیرہ قطعی طور پر حرام ہیں کہ یہ چوپائے انعام تو ہیں مگر۔۔۔۔ بہیمۃ الانعام میں شامل نہیں۔۔۔ان کا صرف ایک معدہ ہوتا ہے، ان کے جبڑے کے اوپر والے دانت بھی ہوتے ہیں۔۔

نیز قرآن کریم نے ان کے متعلق صاف صاف فرما دیا ہے کہ۔۔۔۔

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ [٤٠:٧٩]

اللہ ہی نے تمہارے لیے یہ مویشی جانور بنائے ہیں تا کہ ان میں سے کسی پر تم سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ[ابوالا علی مودودی]

آیت بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ نے انعام میں بعض کو صرف سواری کے لیے مخصوص کیا ہے اور بعض کو کھانے کے لیے۔۔۔

مزید فرمایا۔

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ [١٦:٨]

اُس نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے تا کہ تم ان پر سوار ہو اور وہ تمہاری زندگی کی رونق بنیں وہ اور بہت سی چیزیں (تمہارے فائدے کے لیے) پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم تک نہیں ہے [ابو الا علی مودودی]

اب روئے زمیں پر موجود ہر وہ چوپایا کہ جو سبزہ خور ہو۔۔۔ اور جس کے جبڑے کے آگے کے دانت موجود نہ ہوں وہ سب کے سب حلال ہیں۔۔۔ خواہ وہ کسی بھی نام سے پکارے جاتے ہوں۔

قارئین محترم یہ ہی قرآن کا اعجاز ہے کہ وہ چند الفاظ پر مشتمل ایک آیت کہ۔۔۔۔

"تم پر بہیمۃ الا نعام کو حلال کیا گیا ہے"

تا قیامت آنے والے ہر انسان کو خواہ وہ دنیا کے کسی بھی کونے کا باشندہ ہو۔۔ ایک ابدی اصول دے دیا گیا کہ اس کے لیے کون سا چوپایا حلال ہے اور کون سا حرام۔ چنانچہ دنیا میں ہم کہیں بھی ہوں۔۔ اگر کوئی چوپایا ایسا ملے کہ جو سبزہ کھاتا ہو، اور اس کے اوپر والے جبڑے کے آگے کے دانت نہ ہوں، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ہم اس پر اللہ کا نام لے کر کھا سکتے ہیں۔

اب ان بہیمۃ الا نعام میں بھی بعض چیزوں کو اللہ نے حرام فرمایا ہے۔

چنانچہ فرمایا۔۔۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ [۵:۱]

اے ایمان والو! اپنے اقراروں کو پورا کرو۔ تمہارے لیے چارپائے جانور (جو چرنے والے ہیں) حلال کر دیئے گئے ہیں۔ بجز ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں مگر احرام (حج) میں شکار کو حلال نہ جاننا۔ خدا جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے [فتح محمد جالندہری]

اس آیت مبارک میں ان چوپایوں کی حلت کا حکم ہے کہ جو بہیمۃ الانعام ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی فرمایا کہ بجز ان کے کہ جو تمھیں آگے بتائے جائیں گے۔۔ چنانچہ اس کے بعد آیت نمبر ۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ [۵:۳]

تم پر حرام کیا گیا مُردار، خون، سُور کا گوشت، وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، وہ جو گلا گھٹ کر، یا چوٹ کھا کر، یا بلندی سے گر کر، یا ٹکر کھا کر مرا ہو، یا جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا اور وہ جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو نیز یہ بھی تمہارے لیے ناجائز ہے کہ پانسوں کے ذریعہ سے اپنی قسمت معلوم کرو یہ سب افعال فسق ہیں آج کافروں کو تمہارے دین کی طرف سے پوری مایوسی ہو چکی ہے لہٰذا تم اُن سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے

(لہٰذا حرام و حلال کی جو قیود تم پر عائد کر دی گئی ہیں اُن کی پابندی کرو) البتہ جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر اُن میں سے کوئی چیز کھا لے، بغیر اس کے کہ گناہ کی طرف اس کا میلان ہو تو بیشک اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے [ابو الا علی مودودی]

مزید فرمایا۔

قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ [٦:١٤٥]

کہہ دو کہ میں اس وحی میں جو مجھے پہنچی ہے کسی چیز کو کھانے والے پر حرام نہیں پاتا جو اسے کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے یا وہ ناجائز ذبیحہ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے پھر جو تمہیں بھوک سے بے اختیار ہو جائے ایسی حال میں کہ نہ بغاوت کرنے والا اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے [احمد علی]

آیت بالا میں ان بہیمۃ الانعام کی بعض حالتوں میں حرمت کا حکم ہے۔۔۔ چنانچہ فرمایا کہ یہ چوپائے جو تمھارے لیے ہم نے حلال قرار دیے ہیں۔۔ یہ تمھارے لیے حرام ہو جاتے ہیں۔۔۔ اگر۔۔۔۔۔

۱۔ **وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ**

اگر انھیں اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو۔۔۔۔ اگر یہ کسی غیر اللہ سے منسوب ہوں

۲۔ **الْمَيْتَةَ**۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یعنی مردار

اگر یہ چوپائے طبعی طور پر مر چکے ہوں۔۔۔ اور ان کے مرنے کی وہ تمام ممکنہ وجوہات کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے کہ کس کس طریقہ سے مر جانا مردار میں شمار ہوتا ہے۔۔۔

۳۔ **دَمًا مَّسْفُوحًا**۔۔۔۔۔۔۔یعنی بہتا ھوا خون

۴۔ **لَحْمَ خِنزِيرٍ** ۔

حرمت کا پہلا حکم، کہ جو غیر اللہ سے منسوب ہو، وہ حرام ہے۔۔۔ یہ ایک عقیدے کی بات ہے۔۔ کائنات میں

موجود ہر شئے خواہ وہ جاندار ہو یا بے جان۔۔۔سب اللہ کریم کی ملکیت ہے۔۔یہ اس رب کی رحیمی اور کریمی ہے کہ اس نے اپنی ملکیت کی ان اشیاء کو ہماری منفعت کے لیے عام کر دیا، لیکن اس کے استعمال پر ہمیں اس بات کا اقرار، بار بار کرنا ہو گا کہ یہ سب اس رب کریم کی ملکیت اور عطا ہے۔۔وہ ہی مالک اور خالق ہے۔۔اور اس کی مہربانی اور اجازت سے ہم ان اشیاء کو اپنی ضرورت کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔۔

حرمت کا دوسرا حکم، کہ مردار حرام ہیں۔۔ عقل و شعور کی بات ہے، کہ اگر کوئی جاندار بذاتِ خود حرام ہو تو وہ زندہ بھی حرام ہے اور مردہ بھی۔۔البتہ وہ جاندار کے جو اللہ کریم نے حلال قرار دئے ہیں۔۔اگر حکم خداوندی کے مطابق انھیں ذبح نہ کیا جائے اور وہ طبعی طور پر مر جائیں، تو وہ حرام ہو جاتے۔۔اور اس کی حکمت حرمت کے تیسرے حکم پوشیدہ ہے۔۔

حرمت کا تیسرا حکم، بہتا ہوا خون حرام ہے۔۔در حقیقت دیکھا جائے تو ذبیحہ کا سارا فلسفہ صرف اس ایک نکتہ میں پوشیدہ ہے۔ جاندار کے جسم میں دوڑنے والا خون، طبی طور پر بھی اور نفسیاتی طور پر بھی انسان کے لیے انتہائی مضر اثرات کا باعث ہوتا ہے۔۔چنانچہ اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔۔یہ ہی وجہ ہے ان چوپایوں کو اس طرح ذبح کرنے کا حکم ہے کہ اس کے جسم سے سارا خون باہر آ جائے۔۔اور یہ ہی وجہ ہے کہ مردار کو حرام قرار دیا گیا ہے۔۔اس میں بھی یہ ھی فلسفہ ہے۔ چونکہ طبعی موت کی صورت میں اس جاندار کا خون اس کے جسم میں ہی رہ جاتا ہے۔۔اس بنیاد پر وہ جاندار حرام قرار دیا گیا ہے۔۔

حرمت کا چوتھا حکم، لحم الخنزیر۔۔۔ چونکہ ذرا تفصیل کا متقاضی تھا اس لیے میں نے اسے سب سے آخر میں رکھا ہے۔۔عام طور پر اس سے مراد **سور** لیا جاتا ہے۔۔میرے نزدیک یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔۔

عقلی طور پر دیکھیں کہ اللہ کریم نے کروڑوں کی تعداد میں جاندار تخلیق کیے۔۔کیا یہ بات کسی طرح بھی انصاف اور اصول کے تقاضے پر اتر سکتی ہے کہ ایک مخصوص جاندار کو اللہ بغیر کسی وجہ کے قابل نفرت، قرار دے دے۔۔کہ اسے کھانا تو ایک طرف، کہا جاتا ہے کہ جو کوئی ایک بار **سور** کا نام لے اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔۔آخر اس جانور کا ایسا کیا جرم ہے۔۔

یہاں لفظ لحم الخنزیر استعمال ہوا ہے۔۔اگر اس سے مراد سور ہوتا تو صرف لفظ خنزیر ہی استعمال ہونا چاہیے تھا۔۔۔

لحم الخنزیر کا مطلب خنزیر کا گوشت ہو تا ہے۔۔تو کیا سور اپنی ذات میں حلال ہے صرف اس کا گوشت حرام ہے۔۔ ظاہر ہے کہ یہ بات عقلی طور پر درست ہو ہی نہیں سکتی کہ کوئی جاندار خود حلال ہو اور اس کا گوشت حرام ہو۔۔ یہ لفظ لحم خود اس بات کو واضح کر رھا ہے کہ یہاں خنزیر سے مراد سور ہر گز نہیں ہے۔۔۔

پھر ہم یہ بات پہلے ہی ثابت کر چکے ہیں کہ سور تو بہیمۃ الانعام میں آتا ہی نہیں۔۔اس وجہ سے وہ اس اصول خداوندی کے تحت پہلے ہی حرام ہو جاتا ہے۔۔تو پھر یہاں اس کے ذکر کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

اگر تفکر اور تدبر سے دیکھا جائے تو یہ بات بلکل واضح نظر آتی ہے کہ یہ جو چار باتیں حرمت کے حوالے سے بیان کی گئی ہیں۔یہ کسی جاندار کے نام نہیں بلکہ جاندار کی مختلف کیفیات اور اجزاء ہیں۔۔۔مر دار، جانور کی ایک کیفیت ہے، بہتا ہوا خون، جاندار کے جسم کا ایک جزء ہے، اور غیر اللہ کے نام سے منسوب کرنا بھی جاندار کی ایک کیفیت کا نام ہے۔۔ آیئے اس لفظ خنزیر کے حوالے سے عربی زبان سے سمجھتے ہیں کہ اس کا مطلب کیا ہے۔۔

عمومی طور پر اس لفظ خنزیر کے معنی سور کے کئے جاتے ہیں۔۔ مگر گلی سڑی ناقص اشیاء کے لیے بھی اس لفظ کو استعمال کیا جاتا ہے۔۔انسان اور جانوروں میں یہ ناقص شے ان کے غدود ہوتے ہیں۔۔ان غدودوں کو بھی عربی میں خنزیر کہا جاتا ہے۔چنانچہ ایسی بیماری کہ جس میں گردن، بغل اور جنگاسوں کے غدور متورم ہو جائیں، خنازیر کہلاتی ہے۔۔۔

چنانچہ حرمت کے اس چوتھے حکم کے تحت ان جانداروں کے تمام غدود بھی حرام ہیں۔۔

اس مقام پر اس بات کی تشریح بھی بے حد ضروری ہے کہ قرآن کریم صرف ایک حالت یعنی بھوک کو حالت اضطرار تسلیم کرتا ہے۔۔ چنانچہ ایسی کوئی کیفیت کہ جب انسان بھوک سے بے حال ہو جائے اور اس کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو تو ایسی اضطراری کیفیت میں ان ہی حرمت والی اشیاء یعنی مر دار حلال جانور، حلال جانور کا خون، حلال جانور کے غدود، اور ایسے حلال جانور جو غیر اللہ سے منسوب ہوں، بقدر ضرورت استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

چنانچہ فرمایا۔۔۔۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ [١٦:١١٥]

اللہ نے جو کچھ تم پر حرام کیا ہے وہ ہے مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو البتہ بھوک سے مجبور ہو کر اگر کوئی اِن چیزوں کو کھالے، بغیر اس کے کہ وہ قانون الٰہی کی خلاف ورزی کا خواہش مند ہو، یا حد ضرورت سے تجاوز کا مرتکب ہو، تو یقیناً اللہ معاف کرنے اور رحم فرمانے والا ہے [ابوالاعلی مودودی]

مزید فرمایا۔۔۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ [۲:۱۷۳]

اللہ کی طرف سے اگر کوئی پابندی تم پر ہے تو وہ یہ ہے کہ مُردار نہ کھاؤ، خون سے اور سور کے گوشت سے پرہیز کرو اور کوئی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھالے بغیر اس کے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے، تو اس پر کچھ گناہ نہیں، اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے [ابوالاعلی مودودی]

مذکورہ بالا آیات سے بلکل واضح ہے کہ حالت اضطرار میں بھی صرف اور صرف، حلال جانداروں کی حرام کی ہوئی یہ اشیاء، بقدر ضرورت استعمال کی جاسکتی ہیں، بشرطیکہ کہ نیت میں قانون شکنی کا کوئی ارادہ نہ ہو۔۔۔

اس مقام پر میں ایک بات نہایت واضح الفاظ میں عرض کر دینا چاہتا ہوں، ہر وہ جاندار کہ جو اللہ نے انسان کے لیے حلال قرار دیے ہیں، ان سب میں یہ مذکورہ چار اشیاء حرام ہیں۔۔۔ اور اس میں سب سے زیادہ اہم شئے بہتا ہوا خون ہے۔۔۔ یہ کسی بھی حالت میں حلال نہیں۔۔۔ چنانچہ کوئی بھی جاندار جس میں یہ بہتا ہو خون موجود ہو اسے اس طرح سے ذبح کرنا ضروری ہے کہ جسم کا تقریباً سارا خون باہر نکل جائے۔۔۔ اب یہ ہمارا روز و شب کا مشاہدہ ہے کہ جب کسی جاندار کی شہ رگ کاٹ کے چھوڑ دیا جائے تو جانور کے تڑپنے سے اس کے جسم کا تقریباً سارا خون باہر آجاتا ہے۔۔۔ لیکن اگر کوئی ایسا ذبیحہ کہ جس میں ایک ہی ضرب میں جانور کی گردن کاٹ دی جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں اس کی موت فوراً واقع ہو جاتی ہے۔۔۔ اس میں اس کے جسم کا خون مکمل طور پر نکل ہی نہیں پاتا۔۔۔ چنانچہ ایسا ذبیحہ حرام ہے۔۔۔

پرندے

اب ہمارے سامنے زمین پر بسنے والی دوسری مخلوق یعنی ہوائی مخلوق کی حلت اور حرمت کا مسئلہ آتا ہے۔۔ سابقہ مضمون میں ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے چوپایوں میں ان جانداروں کو حلال قرار دیا ہے کہ جن کے دو معدے ہوتے ہیں۔ لیکن عام حالت میں ہمارے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم کسی بھی جانور کو دیکھ کر اس بات کا اندازہ کر لیں کہ آیا اس کے دو معدے ہیں یا نہیں۔۔ اس مسئلہ کا حل اللہ کریم نے ان جانوروں کی ظاہری علامات سے عطا کر دیا۔۔ چنانچہ یہ سارے جاندار جو دو معدوں کے حامل ہوں، وہ یقیناً جگالی کرتے ہیں۔۔ اور ان کے اوپر والے جبڑے کے سامنے کے دانت نہیں ہوتے۔

بلکل یہ ہی اصول اللہ کریم نے پرندوں کے سلسلہ میں عطا فرمادیا۔۔ چنانچہ مشاہدے کی رو سے دو طرح کے پرندے اس زمین پر دیکھے جاسکتے ہیں۔۔۔

۱ ۔ وہ پرندے کہ جن کا ایک معدہ ہوتا ہے۔۔۔ مثلاً کوا، چیل، گدھ، وغیرہ

۲ ۔ وہ پرندے کہ جن کے دو معدے ہوتے ہیں۔۔۔ مثلاً مرغی، کبوتر، چڑیا، بٹیر وغیرہ۔۔ ان پرندوں میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی سہولت کے لیے ایک معدہ جسے ہم عام طور پر پوٹا کہتے ہیں۔۔ اس پرندے کی گردن کے ساتھ نمایاں طور پر رکھا ہوا ہے۔۔ تاکہ ہمیں اس حوالے سے کوئی پریشانی نہ ہو۔۔۔ چنانچہ روئے زمین پر موجود ایسے تمام پرندے کہ جن میں یہ نمایاں نشان پوٹا موجود ہو وہ حلال ہے۔۔۔ اور جن پرندوں میں یہ پوٹا نہیں وہ حرام ہیں۔۔ اس حوالے سے قرآن کریم سے مثال پیش خدمت ہے۔۔۔ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ سلام، اپنی قوم بنی اسرائیل کو اللہ کے حکم کے مطابق ٹریننگ کے لیے جنگلوں میں لے گئے تو اللہ نے ان کے لیے جو کھانے کا انتظام فرمایا اس میں ایک پرندہ، سلویٰ تھا۔۔ جسے ہم بٹیر کہتے ہیں۔۔۔ چنانچہ فرمایا۔۔۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ [۲:۵۷]

ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا، من و سلویٰ کی غذا تمہارے لیے فراہم کی اور تم سے کہا کہ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں، اُنہیں کھاوٴ، مگر تمہارے اسلاف نے جو کچھ کیا، وہ ہم پر ظلم نہ تھا، بلکہ انہوں نے آپ اپنے ہی اوپر ظلم کیا[ابو الا علی مودودی]

آیت مذکورہ میں سلوٰی پر الف لام عہدی مثلی لا کر اسے مخصوص کر دیا گیا کہ اس طرح کے پرندے کھایا کرو۔۔ اس طرح کے پرندے طیب رزق ہیں۔۔۔ اور حضرت موسٰی علیہ سلام اور ان کی قوم ان پرندوں کو کھاتی تھی۔۔ چنانچہ مشاہدہ کی روسے یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ اس پرندے یعنی بٹیر میں اللہ کریم نے دو معدے دیے ہوئے ہیں۔۔۔ اور اس جہت سے یہ حلال اور طیب قرار دیا گیا ہے۔۔۔

البتہ وہ تمام حرمت کہ جو ان چوپایوں میں بیان کر دی گئی وہ یہاں بھی نافذ ہو گی۔۔ چنانچہ یہ پرندے بھی اگر مردار ہوں تو حرام ہیں۔۔ ان میں بھی بہنے والا خون ہوتا ہے چنانچہ ان کو بھی ذبح کرنا ہو گا تاکہ ان کی رگوں کا سارا خون نکل جائے، ان پرندوں میں موجود غدود بھی حرام ہوں گے اور اگر ان پرندوں پر بھی اللہ کا نام نہ لیا جائے تو بھی یہ حرام ہوں گے۔۔۔

آبی جاندار

اس سے پہلے کہ میں آبی جاندار کا ذکر کروں۔۔۔۔ موزوں سمجھتا ہوں کہ پہلے ذبیحہ کے فلسفے پر غور کر لیں۔۔ آخر ہم ان جانداروں کو ذبح کیوں کرتے ہیں۔۔۔

اوپر بیان کی ہوئی حرمت کی اشیاء میں جو سب سے بنیادی شئے ہے، دَمًا مَّسْفُوحًا ۔۔۔ یعنی بہتا ہوا خون۔۔۔ ذبیحہ کا سارا فلسفہ اس ایک شئے کی وجہ سے ہے۔۔ کیا ہوتا ہے جب ہم کسی جاندار کو ذبح کرتے ہیں۔۔۔

ا - یہ کہ اس جاندار کی جان نکل جاتی ہے۔۔۔

اب اگر ذبیحہ کا مقصود اس جاندار کی جان نکالنا ہی ہوتا تو، اور بھی بے شمار طریقے ہیں اس کی جان نکالنے کے۔۔۔ چنانچہ عقل و شعور اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ صرف ان جانداروں کی جان نکالنے کے لیے انھیں ذبح کیا جائے۔۔۔

۲ - اس جاندار کے جسم میں موجود بہتا ہوا خون باہر آجاتا ہے۔

یہ بات عقل اور شعور کی کسوٹی پر ثابت ہوتی ہے کہ اس کے نتیجے میں اس جاندار کے جسم کا تقریباً سارا خون باہر نکل جاتا ہے۔ اور اس طرح اللہ کے حکم کے مطابق ایک حرام شئے اس جاندار سے دور ہو جاتی ہے۔۔۔ اور وہ جاندار ہمارے لیے حلال ہو جاتا ہے۔۔ اب اگر کوئی ایسی مخلوق ہو کہ جس میں یہ بہتا ہوا خون ہی نہ ہو۔۔ تو اسے ذبح کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔۔

ارشاد باری تعالٰی ہے۔

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ [١٦:١٤]

وہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تاکہ تم اس سے تر و تازہ گوشت لے کر کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنہیں تم پہنا کرتے ہو تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو[ابوالا علی مودودی]

آیت مذکورہ میں دو لفظ اس سارے مسلہ کو حل کر دیتے ہیں۔۔ فرمایا کہ ہم نے اس سمندر یا دریا کو تمہارے لیے مسخر کر دیا ھے تاکہ تم اس میں سے **لَحْمًا طَرِيًّا** کھاؤ۔۔۔یعنی تر و تازہ گوشت۔۔۔ گوشت ہی گوشت۔۔۔۔ ہم جانتے ہیں کہ جن چوپایوں اور پرندوں کو ہمارے لیے حلال قرار دیا گیا ہے وہ مشتمل ہوتے ہیں۔۔۔ ہڈیوں، گوشت اور بہنے والے خون پر۔۔۔ چنانچہ جب ہم انھیں ذبح کر کے ان میں سے سارا خون نکال دیتے ہیں تو وہ صرف گوشت ہی گوشت رہ جاتا ہے۔۔ چنانچہ اگر مشاہدہ کیا جائے تو اس شرط پر کہ صرف گوشت ہی گوشت ہو۔۔۔ جس میں بہنے والا خون، یعنی **دَمًا مَّسْفُوحًا** موجود نہ ہو۔۔۔ مچھلی ہے۔۔

یہی وجہ ہے کہ مچھلی کو ذبح کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی کہ اس میں وہ بہنے والا خون ہوتا ہی نہیں جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔۔ نہ ہی اس میں غدود کا گوشت ہوتا ہے۔۔ یہ تو تازہ بہ تازہ گوشت ہی گوشت ہوتا ہے۔۔

لَحْمًا طَرِيًّا ۔ چنانچہ صرف اس صورت میں کہ اگر اس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو یہ حرام ہو جائے گی۔۔۔ یا ایسی حالت میں ملے کہ گلنے سڑنے لگی ہو تو *لحم الخنزیر* کے زمرے میں آجائے گی اور حرام ہو جائے گی۔۔۔ چنانچہ پانی کی وہ

تمام مخلوق کہ جس میں بہنے والا خون موجود نہ ہو۔۔۔وہ حلال ہیں۔۔۔اس حوالے قرآن کریم کی اس آیت کا مطالعہ فرمائیں۔۔۔

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا [١٨:٦٢]

آگے جاکر موسیٰؑ نے اپنے خادم سے کہا "لاؤ ہمارا ناشتہ، آج کے سفر میں تو ہم بری طرح تھک گئے ہیں" [ابوالاعلی مودودی

قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا [١٨:٦٣]

خادم نے کہا "آپ نے دیکھا! یہ کیا ہوا؟ جب ہم اُس چٹان کے پاس ٹھیرے ہوئے تھے اُس وقت مجھے مچھلی کا خیال نہ رہا اور شیطان نے مجھ کو ایسا غافل کر دیا کہ میں اس کا ذکر (آپ سے کرنا) بھول گیا مچھلی تو عجیب طریقے سے نکل کر دریا میں چلی گئی" [ابوالاعلی مودودی

آیت مذکورہ میں حضرت موسیٰ علیہ سلام کا ناشتہ مچھلی بتایا گیا ہے کہ جو خادم کی بے خیالی سے دوبارہ دریا میں چلی گئی۔۔۔اور ظاہر ہے کہ اللہ کے نبی سے زیادہ کون جان سکتا ہے کہ کون سی شے حلال ہے اور کون سی حرام۔۔۔ چنانچہ سمندر یا دریا میں موجود ہر وہ مخلوق کہ جس میں رگوں میں بہنے والا خون موجود نہ ہو حلال ہے۔۔۔اور چونکہ ان میں اُچھل کر بہنے والا خون ہوتا ہی نہیں چنانچہ انھیں ذبح کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔۔ آخر میں ایسے کیڑے مکوڑے کہ جو ہوتے تو زمین کی مخلوق ھیں مگر رہتے زمین کے اندر ہیں۔۔ مثلاً سانپ، بچھو، چھپکلی، لال بیگ، وغیرہ۔۔۔تو ان تمام مخلوق میں وہ امتیازی نشان یعنی دو معدے ہوتے ہی نہیں اس لیے یہ سب کے سب حرام ہیں۔۔۔کیونکہ مضمون میں ہم ان چوپایوں، اور پرندوں کے حوالے سے یہ بات ثابت کر چکے ہیں کہ صرف وہ ہی چوپائے اور پرندے حلال ہیں کہ جن کے دو معدے ہوتے ہیں۔۔۔چنانچہ اس ہی اصول کے مطابق یہ سارے کیڑے مکوڑے حرام ٹھہرتے ہیں۔۔۔۔

دوستو، قرآن کریم کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ کریم نے صرف دو باتوں میں حلت اور حرمت کا اصول عطا فرمایا ہے۔۔۔

1۔ شادی یعنی نکاح میں رشتوں کی حلت اور حرمت

۲ ۔ کھانے پینے میں حلت اور حرمت

ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں رشتوں کی حلت اور حرمت کا سوال آیا ہے، وہاں صرف ان رشتوں کا ذکر کر کے کہ جو حرام ہیں، باقی تمام کو حلال قرار دے دیا گیا۔۔ اور ظاہر ہے کہ عقل اور شعور کا یہ ہی تقاضہ ہوتا ہے کہ اگر حرام کی تعداد کم ہو اور حلال کی تعداد زیادہ۔۔ تو لاکھوں حلال کو بیان کرنے کی بجائے ان چند حرام کا بیان کر دیا جائے۔۔ جیسا کہ انسانی رشتوں کے سلسلہ میں یہ اسلوب اپنایا گیا۔۔

لیکن اگر کہیں صورتحال یہ ہو کہ حلال اشیاء کم ہوں اور حرام زیادہ۔۔۔ تو عقل کا تقاضہ یہ ہے کہ ان حلال اشیاء کا ذکر کر کے باقی کی حرمت کا اعلان کر دیا جائے۔۔ اور یہ ہی اسلوب ان جانداروں کے حوالے سے اختیار کیا گیا۔۔

جن چار باتوں کو حرمت میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی مردار، بہتا ہوا خون، لحم خنزیر، اور منسوب غیر اللہ۔۔۔ یہ سب کیفیات ہیں۔۔ ان جانداروں کی جزیات ہیں۔۔ کوئی جاندار نہیں۔۔ چنانچہ صرف ایک آیت میں کہ تم پر۔۔۔۔ **بھیمۃ الانعام** حلال کیے گئے ہیں۔۔۔ کائنات میں موجود تمام جانداروں کی حلت اور حرمت کا مسلہ حل کر دیا گیا تھے۔۔۔ اور یہ ہی قرآن کا اعجاز ہے۔۔۔ جس پر انسان کی روح وجد کرنے لگ جاتی ہے۔۔۔

واللہ اعلم بالصواب۔۔۔

(إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون)